



سوال

محمد عمران ولد محمد لطیف نے اپنی بیوی آمنہ بی بی ولد محمد علی کو اکٹھی تین طلاقیں دیں، پھر پندرہ دن بعد دوبارہ اکٹھی تین طلاقیں دے دیں۔ کیا یہ طلاق ہو گئی ہے؟ کیا رجوع کا امکان ہے؟

جواب

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

ہر گھر میں تھوڑی بہت رنجشیں، غلط فہمیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں، ان کو آپس میں مل بیٹھ کر حل کرنے اور سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ایک عقل مند انسان کو بالکل زہد نہیں دیتا کہ وہ ذرا سی بات پر اتنا غصے میں آجائے کہ منہ سے طلاق کا لفظ نکال کر خاوند اور بیوی کے مقدس رشتے کو ختم کر دے۔

اگر خاوند اور بیوی کا آپس میں کسی بات پر جھگڑا ہو جائے تو اسے آپس میں حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، یا دونوں خاندانوں کے افراد مل کر اس پریشانی کا حل نکالیں۔

اسلام نے دو طلاقیں رجعی قرار دی ہیں، یعنی پہلی اور دوسری طلاق کے بعد انسان عدت کے دوران رجوع کر سکتا ہے، اور اگر عدت ختم ہو جائے، تو نئے سرے سے نکاح کر سکتا ہے۔ اس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الطَّلَاقُ مَتَّانٌ فَأَمَّا كُفْرًا فَتَنْزِيحٌ بِأَحْسَنِ (البقرة: 229).

یہ طلاق (رجعی) دوبارہ ہے، پھر یا تو چھپے طریقے سے رکھ لینا ہے، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

تیسری طلاق کے بعد رجوع کا اختیار ختم ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِنْ طَلَّقْتُمَا طَلَقًا لَمْ يَنْبَغِ تَنْزِيحٌ بَعْدَ حَتَّى تَنْبَغِ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقْتُمَا فَلَا بِنَاحٍ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَبَلَغْتَ حُدُودَ اللَّهِ فَمَتَّانٌ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (البقرة: 230).

پھر اگر وہ اسے (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اس کے علاوہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے، پھر اگر وہ اسے طلاق دے دے تو (پہلے) دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں رجوع کر لیں، اگر سمجھیں کہ اللہ کی حد میں قائم رکھیں گے، اور یہ اللہ کی حد میں ہیں، وہ انہیں ان لوگوں کے لیے کھول کر بیان کرتا ہے جو جانتے ہیں۔

آپ نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دیں، پھر بیوی کی عدت کے دوران پہلی طلاق کے پندرہ دن بعد دوبارہ اکٹھی تین طلاقیں دیں ہیں۔

• پہلی مرتبہ اکٹھی تین طلاقیں دینے سے ایک طلاق واقع ہو چکی تھی۔ دوبارہ اکٹھی تین طلاقیں دینے سے دوسری طلاق بھی واقع ہو گئی۔ آپ کی دو طلاقیں واقع ہو چکی ہیں۔

• آپ عدت کے دوران رجوع کر سکتے ہیں، اور اگر عدت ختم ہو جائے تو نئے سرے سے نکاح کر سکتے ہیں، اس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔



• رجوع کرنے کے بعد آپ کے پاس صرف تیسری اور آخری طلاق کا حق رہ جائے گا۔ اگر آپ اپنی بیوی کو تیسری طلاق بھی جیتے ہیں، تو آپ کے پاس رجوع کا اختیار نہیں ہوگا اور وہ آپ سے جدا ہو جائے گی۔

واضح رہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں اکٹھی تین طلاقیں دینا حرام ہے۔ ایسا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگنا چاہیے۔

لیکن اگر کوئی انسان اکٹھی تین طلاقیں دے دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی اور خاوند کو عدت کے دوران رجوع کا حق حاصل ہے؛ کیوں کہ نکاح کے مضبوط بندھن کو شریعت نے یک نخت ختم نہیں کیا، بلکہ تین طلاق کا سلسلہ اور پھر ان میں سے پہلی دو کے بعد سوچنے اور رجوع کرنے کا موقع دیا ہے تاکہ گھر ٹوٹنے سے بچ جائے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں :

كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَسُنَّتَيْنِ مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ (صحیح مسلم، الطلاق: 1472).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سال تک (اکٹھی) تین طلاقیں ایک طلاق ہی شمار ہوتی تھیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے طلاق کے ناجائز طریقے کی روک تھام کے لیے ایک سیاسی فیصلہ کیا تھا کہ جس نے اکٹھی تین طلاقیں دے دیں ہم اسے نافذ کر دیں گے، یہ وقتی سیاسی فیصلہ تھا، شرعی نہیں تھا۔ (حاشیہ الطحاوی علی الدر المنثور: 2/105).

یاد رہے! وہ عورت جسے روٹین سے ماہواری آتی ہے اس کی عدت تین حیض ہے، یعنی طلاق کے بعد اگر عورت کو تین مرتبہ حیض آجائے اور وہ تیسرے حیض سے پاک ہو جائے تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَالطَّلَاقُ يَتَرَبُّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ (البقرة: 228).

اور وہ عورتیں جنہیں طلاق دی گئی ہے اپنے آپ کو تین حیض تک انتظار میں رکھیں۔

وہ عورت جس کو ماہواری آنا بند ہو گئی ہے، یا عمر کم ہونے کی وجہ سے ابھی آنا شروع ہی نہیں ہوئی، اس کی عدت تین قمری مہینے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَاللَّائِي يَنْسَنَ مِنَ الْحَيْضِ مِنْ نَسَائِكُمْ إِنْ أَرَبْتُمْ فَهِنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحْضُنَّ (الطلاق: 4).

اور وہ عورتیں جو تمہاری عورتوں میں سے حیض سے ناامید ہو چکی ہیں، اگر تم شک کرو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض نہیں آیا۔

اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔



ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَأُولَاتِ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (الطلاق: 4).

اور جو حمل والی ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کر دیں۔

رجوع کا طریقہ کار :

خاوند لول کر بھی رجوع کر سکتا ہے کہ اپنی بیوی کو مخاطب کر کے کہے کہ میں رجوع کرتا ہوں یا کسی دوسرے شخص کے سامنے یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی تھی، میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔

اسی طرح اگر خاوند رجوع کی نیت سے اپنی بیوی سے قربت اختیار کرے تو بھی رجوع ہو جائے گا۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی

فضیلۃ الشیخ عبدالکلیم بن محمد بلال

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی